مسلمانوں کا انتخابی اعلان

یو پی اے کی مرکزی حکومت نے پچھلے ساڑھے چار سال میں وقف قانون میں جزوی ترمیم کے علاوہ مسلمانوں کے حق میں کوئی ٹھوس ادارہ ساز کاروائی نہیں کی ہے۔ اور اُن صوبوں میں جہاں فی الوقت یو پی اے کے اراکین پارٹیوں کی سرکاریں ہیں وہاں بھی مشرا کمیشن اور سچر کمیٹی کی سفارشوں کا نفاذ نہیں کیا گیا ہے۔ وہاں وقف جائدادوں پر سے ناجائز سرکاری قبضے بھی نہیں ہٹائے گئے ہیں۔ اگلے دو تین ماہ کے دوران بھی مسلمان یو پی اے اور اس کی ممبر پارٹیوں کی کارکردگی یا ان کی بے عملی پر سخت نظر رکھیں گے۔

اتر پردیش میں پچھلے ڈیڑھ سال میں سماجوادی سرکار نے ووٹ کے لئے مسلمانوں سے کئے گئے اپنے انتخابی وعدوں میں سے ایک بھی پورا نہیں کیا۔ بلکہ مظفرنگر میں مسلمانوں پر ہوئے ظلم وتشدد کو روکنے میں بھی سماجوادی حکومت ناکام رہی۔ اب وہاں کے ایک لاکھ متاثرہ پناہ گزینوں میں سے صرف 1800 کو سرکاری مدد وہ بھی اس شرط پر دی گئی ہے کہ وہ لوگ اپنے گھر واپس کبھی نہیں جائیں گے۔

اُدھر 29 جون 2013 کو احمد آباد میں جناب نریندر مودی کے پروگرام میں ایک پاور پوائنٹ پرزنٹیشن کے ذریعہ صاف طور پر بتا دیا گیا تھا کہ مسلمان بی جے پی سے کن وجہوں سے بہت زیادہ ناراض ہیں۔ یہ پرزنٹیشن میڈیا میں زیر بحث رہا اور اسے انٹرنٹ پر دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن سنگھ پریوار' بی جے پی اور مودی صاحب کے اصولوں' طریقہ کار اور قول وعمل میں کوئی اصلاح نہیں ہوی ہے۔

لہٰذا آئندہ انتخابوں کے لئے اپنا لائحہ عمل طے کرنے کے لئے ملک کے زیادہ تر مسلمان بی جے پی' سماجوادی پارٹی اور یو پی اے سے ہٹ کر دیگر قومی وصوبائی پارٹیوں اور آزاد امیدواروں میں سے اپنی پسند چننا چاہیں گے۔

انتخاب میں مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والی قومی وصوبائی پارٹیوں اور آزاد امیدواروں کو وقت کی طے شدہ میعاد میں مسلمانوں کے 20 کام کر دینے کا اپنا وعدہ اپنے لٹر ہڈ پر لکھ کر مسلم تنظیموں کو دینا ہوگا' انھیں اپنے انتخابی منشور میں لکھنا ہوگا اور اپنی سبھی انتخابی میٹنگوں میں انھیں بار بار صاف طریقہ سے دہرانا ہوگا۔

اس کے علاوہ اگر کسی ایسی پارٹی کو مسلمانوں کا ووٹ چاہئے جس کی حکومت فی الوقت بھی کہیں چل رہی ہے تو وہاں اس وقت بھی مسلمانوں کے 20 کام کرنا فوراً شروع کر دینا ہوگا۔

ان 20 کاموں کا تفصیلی ذکر دہلی اور دیگر صوبوں میں منعقد میٹنگوں میں کیا جا چکا ہے۔ یہ فہرست ذیل میں بھی دی جا رہی ہے۔

مسلمانوں کے 20 کام

آئندہ انتخابات میں ووٹ دیتے وقت مسلمان ان مدعوں کو پیش نظر رکھیں گے

۱۔ دہشت گردی کے الزامات میں ماخوذ افراد کے مقدموں کا تصفیہ کرنے کے لئے میعاد بند فاسٹ ٹریک کورٹ تشکیل دی جائے۔ اس کے لئے صرف مرکزی مشاورتی خط کافی نہیں ہے بلکہ اپنی اپنی حکومت والے صوبوں میں احکامات جاری کر کے فوراً کورٹ کی تشکیل کرنی ہے۔ (وزارت داخلہ کی ذمہ داری)

۲۔ دہشت گردی کے الزامات سے عدالتوں کے ذریعہ بری کردیئے جانے والے ہر ایک شخص کو ۵۰ لاکھ روپے معاوضہ بطور ہرجانہ ادا کیا جائے۔
(وزارت داخلہ کی ذمہ داری)

۳۔ منصوبہ بند فرقہ وارانہ تشدد کو روکنے کے لئے احتیاطی کاروائی بل پارلیمنٹ سے فوراً پاس کرایا جائے۔ (وزارت داخلہ کی ذمہ داری)

۴۔ شیڈولڈ کاسٹ کی تعریف میں سے مذہب کی نامعقول قید ہٹادی جائے۔ پارلیمنٹ میں ایک سادہ سی قرارداد پاس کر کے 1950 کے صدارتی فرمان میں ترمیم کی جائے۔ (سچر کمیٹی کی سفارش) (وزارت قانون کی ذمہ داری)

۵۔ مسلمانوں کے غلبہ والے ان انتخابی حلقوں کو جنہیں شیڈولڈ کاسٹ کے لئے ریزرو کردیا گیا ہے، انہیں ریزرویشن سے آزاد کیا جائے۔ ان گڑبڑیوں کو درست کرنے کے لئے فوری طور سے اگلا حد بندی کمیشن (Delimitation Commission) تشکیل دیا جائے جسے واضح ہدایات کے ساتھ مقررہ میعاد میں کام مکمل کرنے کا ذمہ سونپا جائے۔ (سچر کمیٹی کی سفارش) (وزارت قانون کی ذمہ داری)

۶۔ سرکاری اختیارات والے عوامی عہدوں پر مسلمانوں کو نامزد کرنے کے لئے طریقہ کار وضع کیا جائے۔
(سچر کمیٹی اور مشرا کمیشن کی سفارش) (کیبنٹ سکریٹریٹ اور وزارت برائے اقلیتی امور سے متعلق

۷۔ اقلیتوں کے لئے کئے جانے والے ریزرویشن بندوبست میں مسلمانوں کا 67 فی صد حصہ مختص کیا جائے کیوں کہ مسلمان کل اقلیتوں کا 73 فیصد ہیں۔
(مشرا کمیشن رپورٹ) (وزارت قانون)

۸۔ صلاحیتوں کو فروغ دینے کے پروگرام (skill development) اور دیگر اقتصادی مواقع میں مسلمانوں کے لئے الگ سے خصوصی بجٹ مختص کیا جائے۔
(ہرش مندر اور دیگر ماہرین کے ذریعہ تیار کردہ رپورٹ Promises to Keep کی روشنی میں) (منصوبہ بندی کمیشن اور وزارت خزانہ)

۹۔اقلیتوں کے لئے پندرہ نکاتی پروگرام کا بجٹ بڑھا کر کل منصوبہ بندی بجٹ کے ۱۹فیصد حصہ تک کیا جائے۔(ہرش مندر و دیگر ماہرین کی تجویز کے مطابق)
(وزارت برائے اقلیتی امور، منصوبہ بندی کمشین اور وزارت خزانہ)

۱۰۔مسلمانوں کی ترقی کے نظرئے سے بنائی جانے والی انفراسکچر اسکیموں اور ان کے نفاذ کے لئے ضلع یا بلاک کے بجائے دیہی علاقوں میں گاؤں کو اور شہری علاقوں میں وارڈ کو اکائی بنایا جائے۔(ہرش مندر و دیگر ماہرین کی تجویز کے مطابق) (پلاننگ کمیشن)

۱۱۔1400 اضافی آئی پی ایس افسروں کی خصوصی تقرری کے لئے محدود امتحان (LCE) کی پالیسی کو ختم کیا جائے، کیوں کہ اس طریقہ سے اس میں شمولیت کے لئے مسلمانوں کی راہ بند ہو جاتی ہے۔ (وزارت پرسونل، وزارت داخلہ)

۱۲۔انڈین وقف سروس قائم کی جائے، ٹھیک اسی طرح جس طرح متعدد ریاستوں میں ہندو مندروں اور پرتشٹھانوں کے انتظام وانصرام کے لئے ریاست کے قانون کی رو سے سینئر عہدیداران کو حکومت ہندوؤں کی بھرتی کرتی ہے۔ (سچر کمیٹی رپورٹ) (منسٹری آف پرسونل، وزارت برائے اقلیتی امور)

۱۳۔(الف) وقف قانون 2013 میں سچر کمیٹی اور مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کی جو مندرجہ ذیل اہم سفارشیں شامل ہونے سے رہ گئی ہیں انھیں وقف رولس اور شعبہ جاتی احکامات کے ذریعہ زیر عمل لایا جائے:

(i) مرکزی وقف کاؤنسل کے سکریٹری کے طور پر صرف وہی شخص کام کر سکے گا جس کا سرکاری درجہ حکومت ہند میں جوائنٹ سکریٹری سے کم کا نہ ہو۔

(ii) کسی بھی وقف جائداد کو اس وقت بازار میں رائجکر جیہ کے منصفونہ ریٹ سے کم پر لیز پر نہیں دیا جائے گا۔

(iii) کسی بھی لیز کا حکم جاری کرنے سے پہلے صوبائی وقف بورڈ کو اس کے مسودے کو صوبائی حکومت کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

(سچر کمیٹی اور جے پی سی وقف) (وزارت برائے اقلیتی امور)

۱۳(ب)۔سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کے ذریعہ وزرائے اعلیٰ کو بھیجے گئے مکتوب نمبر 71-PMO/76, March 26, 1976 کے مطابق کارروائی کی جائے۔مرکزی و ریاستی حکومتوں کے قبضہ والی وقف جائداووں کو قبضوں سے آزاد کیا جائے اور ان کا اختیار متعلقہ وقف بورڈوں کو دیا جائے۔

(سچر کمیٹی اور جے پی سی وقف) (وزارت برائے اقلیتی امور)

۱۴(الف)۔مدارس کے لئے بنائی گئی اسکیم (ایس پی کیو ای ایم) کی تشہیر اردو اور دیگر زبانوں میں کر کے اس کی لاکھوں نقلیں ملک کے مختلف صوبوں میں تقسیم کی جائیں۔اس ضمن میں مرکزی وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کو ہر سال جاری کی جانے والی 50 لاکھ روپے کی گرانٹ استعمال میں لائی جائے۔

۱۴(ب)۔مدارس کی ڈگریوں کو اسکول اور کالجوں کی ڈگریوں کے مساوی تسلیم کیا جائے۔اس تعلق سے مرکزی وزارت برائے فروغ انسانی وسائل جی ویب سائٹ پر ڈی او پی ٹی کے ذریعہ 23 فروری 2010 کو جاری کردہ جس حکم نامہ کا ذکر ہے اسے اردو اور دیگر زبانوں میں تمام صوبوں سے شائع ہونے والے اردو و دیگر زبانوں کے ان اخبارات میں شائع کیا جائے جنھیں مسلمان زیادہ پڑھتے ہیں۔(سچر کمیٹی رپورٹ)(وزارت پرسونل، وزارت برائے فروغ انسانی وسائل اور نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ)

۱۵(الف)۔ یونیورسٹیوں وکالجوں میں داخلہ کے لئے' بجائے تعلیمی قابلیت کوسو فیصد بنیاد ماننے کے' ایک متبادل طریقہ کار بنایا جائے۔اس میں بنیاد بنایا جائے (I) 60% کی حدتک' قابلیت کو اور (II) 40% تک پچھڑے پن کو۔ اس 40% کو بھی تین برابر حصوں میں باٹا جائے: (i) امیدوار کی خاندانی آمدنی' (ii) امید وار کے رہائشی علاقہ کا پچھڑا پن' اور (iii) امیدوار جس طبقہ سے تعلق رکھتا ہو یا رکھتی ہو اس طبقہ کا پچھڑا پن۔

۱۵(ب)۔ حلف لینے کے ایک سال کے اندر سر سید محمد خاں کے ذریعہ قائم شدہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو اقلیتی کردار کی سند دی جائے۔ مسلمانوں ث دیگر اقلیتوں کے ذریعہ قائم شدہ دیگر اداروں کے متعلق بھی ایسی ہی کاروائی کی جائے۔ (وزارت فروغ انسانی وسائل)

۱۶۔ بینکوں میں غیر سودی مالیات کے بندوبست کی چھوٹ دی جائے۔اس سلسلہ میں پلاننگ کمیشن کے طریقہ کار میں اصلاح کی تجاویز کے لئے رگھورام راجن کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات اہم ہیں' انہیں نافذ کیا جائے۔ (منصوبہ بندی کمیشن و وزارت خزانہ)

۱۷۔ ریاستوں میں سینٹرل اردو ٹیچرس اسکیم کے نفاذ کا جائزہ لیا جائے اور جہاں وہ نافذ نہیں ہو رہی ہے وہاں اسے نافذ کرایا جائے۔
(وزارت برائے فروغ انسانی وسائل)

۱۸۔ مساوی مواقع کمیشن (EOC) کی تشکیل کی جائے۔اس کی تفصیلات ماہرین کی کمیٹی چار سال پہلے ہی وضع کر چکی ہے۔ (سچر کمیٹی کی سفارش)
(وزارت برائے اقلیتی امور)

۱۹۔ تنوع پر مبنی مراعات کی اسکیموں (Schemes of Incentives based on Diversity Index) نافذ کی جائیں۔(اس کی تفصیلات بھی ماہرین کی ایک کمیٹی چار سال پہلے وضع کر چکی ہے) (سچر کمیٹی رپورٹ) (وزارت برائے اقلیتی امور)

۲۰(الف)۔ مسلمانوں کے مفاد کے لئے کی جانے والی منصوبہ بندی اور اس کی نگرانی کے امور میں استفادہ طلب، مسلم طبقہ کو شامل کیا جائے۔
(کیبنٹ سکریٹری، وزارت برائے اقلیتی امور)

۲۰(ب)۔ مسلمانوں میں سے چنندہ افراد کو ذاتی فائدہ پہنچانے کے بجائے پورے مسلم فرقہ کو مجموعی طور سے مستفید کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے۔